جلد ۳۴ | ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کا جہاد

"اس وقت تو حرب ایک فن ہو گیا ہے کہ دُور بیٹھے ہوئے بھی ایک آدمی توپ اور بندوق چلا سکتا ہے۔ مگر ان دنوں میں سچا بہادر وہ تھا جو تلواروں کے سامنے سینہ سپر ہوتا۔ مگر آج کل کا فنِ حرب تو بزدلوں کا پردہ پوش ہے۔ اب شجاعت کا کام نہیں۔ بلکہ جو شخص آلاتِ حرب جدید اور نئی توپیں وغیرہ رکھتا اور چلا سکتا ہے وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس حرب کا مدعا اور مقصد مومنوں کے مخفی مادہ شجاعت کا اظہار تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے جیسا چاہا خوب طرح اسے دنیا پر ظاہر کیا۔ اب اس کی حاجت نہیں رہی۔ اس لئے کہ اب جنگ نے فن اور مکیدۃ اور خدیعۃ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور نئے نئے آلاتِ حرب اور پیچدار فنون نے اس قیمتی اور قابلِ فخر جوہر کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی۔ کہ دعوتِ اسلام کرنے والے کا جواب ان دنوں دلائل و براہین سے نہیں۔ بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا۔ اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا۔ لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا۔ بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے۔ اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے۔ اس لئے اب کسی کو شایاں نہیں۔ کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۶ - ۵۷)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۱ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ لیکن چوٹ لگنے والی جگہ پر درد ابھی تک ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس کا پھر دورہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ دہلی تشریف لے گئے۔

افسوس آج دو چھوٹے بچے جن میں سے ایک مولابخش صاحب قصاب کا لڑکا اور دوسرا اثواسہ تھا ڈھاب میں ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اس طرح ڈھاب کئی بار نقصان پہنچا چکی ہے۔ اس کا جو حصہ آبادی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ کم از کم اس کے ختم کر دینے کا کوئی انتظام ہونا چاہیے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش

مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندو

(از ایڈیٹر)

حال ہی میں مولانا ابوالکلام آزاد صاحب نے جب کانگرس اور مسلم لیگ کے اتحاد کی خاطر ایک بیان شائع کیا۔ اور اس میں مصالحت کے لئے کانگرس کی منظوری سے ایک نیا فارمولا پیش کرتے ہوئے لکھا کہ

"میں کانگرس کے ہاتھوں یہ فارمولا تسلیم کرانے میں کامیاب ہوا ہوں۔ اس میں پاکستان کی تمام اچھی اچھی باتوں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ اور نقصان دہ باتیں نکال دی گئی ہیں"۔

تو ہم نے اسی وقت سمجھا کہ مسلمانوں کی سمجھ میں یہ بات آئے یا نہ آئے۔ اور وہ اسے کچھ وقعت دینے کے لئے تیار ہوں یا نہ ہوں۔ ہندوؤں کا عاقبت نااندیش اور متعصب طبقہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اب مہاسبھائی ہندو تو مولانا کے الفاظ چھوڑ ان کی ذاتیات پر بھی رکیک حملے کرنے میں مصروف ہیں۔ اور کانگرسی ہندو کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی اتنا نہیں کہتا۔ کہ مولانا کانگرس کے صدر ہیں۔ اور کانگرس کی منظوری سے انہوں نے ایک فارمولا پیش کیا ہے۔ اس وجہ سے ان کی ذات کو کیوں ہدف اعتراضات بنایا جا رہا اور کیوں ان پر ناواجب حملے کئے جا رہے ہیں۔

اب صورت حالات یہ ہے۔ کہ مولانا نے کانگرس کی نمائندگی میں جو فارمولا مسلم لیگ کے لئے پیش کیا تھا۔ اس کے متعلق مسلم لیگیوں کی طرف سے تو یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ کانگرس سے پاکستان کی نسبت بہتر فارمولا منظور کرانے کی بجائے پاکستان ہی کیوں منظور نہیں کرا دیتے۔ جو بہتر چیز دے سکتا ہے۔ اس کے لئے ادنیٰ چیز دینا کیا مشکل ہے۔ لیکن ہندو مہاسبھائی طیش میں آکر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "یہ فارمولا تو پاکستان سے بھی برا ہے" اور دلائل دے رہے ہیں۔ کہ

"مسٹر جناح ملک کا ایک چوتھائی حصہ لے کر علیحدہ ہو جانا چاہتے ہیں۔ مگر مولانا آزاد ہر صوبے کو مرکز سے آزاد ہونے کی چھٹی دے رہے ہیں۔ ان کے فارمولے کے مطابق ہندوستان کی فیڈریشن میں دو قسم کے صوبے پیدا ہو جائیں گے۔ ایک وہ جو مرکز کو زیادہ اختیارات دینے پر رضامند ہوں گے۔ دوسرے وہ جو چند لازمی امور کو چھوڑ کر باقی تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہیں گے۔ اس طرح مرکز لازمی طور پر کمزور ہو جائے گا۔ اگر کانگرس ایک کمزور مرکز ہی ہمیں بطور تحفہ پیش کرنا چاہتی ہے۔ تو ہم پاکستان ہی کیوں نہ مان لیں۔ اس کے نتیجہ کے طور پر کم از کم ہندوستان کا تو ایک مضبوط مرکز رہے گا۔ اور ہندوستان کی مسلم اقلیت کے پاس اسے خراب کرنے کی کوئی طاقت نہ ہوگی۔" (ویر بھارت ۱۸ اپریل)

یہ ہے وہ صلہ جو مولانا آزاد کو کانگرس کی نمائندگی کا حق ادا کرنے۔ کانگرس کو مسلمانوں میں مقبول بنانے اور کانگرس کے متعلق مسلمانوں کو اعتماد دلانے کا ہندوؤں کی طرف سے ملا۔

اسی سلسلہ میں یہاں تک کہا گیا ہے۔ کہ

"اس سے بڑا اندھیر اور کیا ہوگا۔ کہ ..... مولانا آزاد پاکستان اور متحدہ ہندوستان کے مضبوط مرکز دونوں کو یکساں سمجھ کر ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ مولانا آزاد سے ہمیں پہلے ہی یہ خطرہ تھا۔ اور اگر مسلم فرقہ پرستوں کے سامنے ان کے جھکنے کا یہ رجحان جاری رہا۔ تو نیم آزاد ہندوستان بھی بالکل مفلوج اور اپاہج ہو کر رہ جائے گا"۔

جب ہندوؤں میں اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے لوگ موجود ہوں۔ اور انہی کو غلبہ حاصل ہو۔ جو صدر کانگرس کے بیان کو اور اس کے کانگرس سے پاس کرائے ہوئے فارمولا کو بھی برداشت نہ کر سکیں۔ تو ہندو مسلم مفاہمت اور اتحاد کیونکر ممکن سمجھا جا سکتا ہے۔ ان حالات میں مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی غور فرمانا چاہیئے۔ کہ جب ہندو لیڈر باوجود ان کے انتہائی حزم و احتیاط کے انہیں شک و شبہ سے بالا نہیں سمجھتے۔ اور ان کی معقول سے معقول بات کی مخالفت کرنے سے دریغ نہیں کرتے تو ان کے ساتھ وہ کب تک نباہ کر سکتے ہیں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے دو اور مجاہدین کی روانگی

مجاہدین کے اعزاز میں دعوتیں اور ایڈریس

قادیان ۲۳ اپریل۔ آج پونے تین بجے کی گاڑی سے دو اور مجاہدین تحریک جدید (۱) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی مولوی فاضل اور (۲) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سندھی مولوی فاضل گولڈ کوسٹ اور سیرالیون مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر بہت سے احباب الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ مجاہدین کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ مولوی عبد المغنی صاحب نے روانگی سے قبل تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور گاڑی نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہوئی۔ احباب بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور تبلیغ اسلام میں کامیابی حاصل ہونے کے متعلق دعا کریں۔

کل واقفین تحریک جدید کی طرف سے ان مجاہدین کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ اور آج جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الانوار نے دعوت دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے مختصر الفاظ میں جانے والے مجاہدین کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ غیر ملکوں میں خدمت دین کے لئے جانا بہت بڑے عزم پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ امید اور کچھ خوف وابستہ ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جمع ہونے کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جانیوالوں کو کچھ نصائح فرمائیں۔ اور انکی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ پس جانیوالے بھائیو! ہم سب کی دلی دعائیں آپکے ساتھ ہونگی۔ اور ہم ہمیشہ دعائیں کرتے رہینگے۔ اب ہم آپکو اس سعادت پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں۔ جب آپ خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہو اور آسمان کے فرشتے آپ کی نصرت کر رہے ہوں۔ آپ ہم سب کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو خدمت اسلام کی توفیق دے۔ اس کے بعد حضور نے ایک انوکھے انداز میں نہایت ہی دلکش تقریر فرمائی۔ اور پھر حاضرین سمیت دعا کی۔ آج صبح مجلس اطفال احمدیہ حلقہ مسجد مبارک نے بھی دعوت چائے دی۔

ایک مجاہد اسلام کی میدان تبلیغ سے کامیاب واپسی

جسنے جنگ کے دوران میں سرفروشانہ خدمات اسلام سرانجام دیں

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا معہ اہل و عیال بخیر و عافیت کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ اور بہت جلد قادیان کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے جنگ کے دوران میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت بہادری اور جوانمردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ اور نہ صرف تکالیف برداشت کیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام میں بھی مشغول رہے۔ اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ حالانکہ اس علاقہ میں اجنبی ہونے کے علاوہ زبان کے متعلق بھی انہیں بہت سی مشکلات درپیش تھیں۔ اور جاپانی ان کی ہر حرکت و سکون کی کڑی نگرانی کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور اسلام کے لئے جاں نثاری کو دیکھ کر ہر قدم پر ان کی مدد فرمائی۔ اور اب وہ بخیریت مرکز سے فیوض حاصل کرنے کے لئے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب اور دوسرے مجاہدین جزائر شرق الہند نے احمدیت کی تاریخ میں فداکاری کا جو سنہری باب مرتب کیا ہے۔ اس پر نہ صرف ہمیں بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب موصوف اور دوسرے مجاہدوں کو بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

ہندوستان کی مشترکہ زبان اردو ہے

اردو زبان جو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اس کے خلاف تدبیریں بعض علاقوں کی برسر اقتدار ہستیوں کی طرف سے مدت سے کی جارہی ہیں۔ ناگ پور یونیورسٹی کی طرف سے طلباء کو اجازت دی گئی۔ کہ وہ انگریزی۔ ہندی یا مرہٹی میں سے کسی زبان کو اپنا ذریعہ تعلیم بناسکتے ہیں۔ اردو کو چپکے سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حالانکہ صوبے کے شمالی اضلاع میں لوگوں کی عام زبان اردو ہے۔ اور مرہٹی اضلاع میں بھی نہ صرف شہروں اور مہذب باشندوں میں اس کا رواج ہے۔ بلکہ قصبات اور دیہات تک میں سمجھی جاتی۔ اور بعض فرقوں اور برادریوں کی وہی مادری یا ثانوی زبان ہے۔ اس ہندی سے جو بقول گاندھی جی ابھی تیار نہیں ہوئی۔ اور انگریزی سے جو دور کے دیس کی بولی ہے بہرحال اردو کا حق فائق تھا۔ کہ صوبے کے جو باشندے اسے اختیار کرنا چاہیں انہیں زبردستی نہ روکا جائے۔ اور کوئی دوسری زبان بولنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ لیکن یہ میٹھی زبان جس قدر عام لوگوں میں مقبول ہو رہی ہے۔ اسی قدر ایک فرقے کے متعصب لوگ اس کی بیخ کنی میں مستعدی سے کام لینے لگے ہیں۔

حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ہندوؤں کے کرشن اور مسلمانوں کے مسیح اور مہدی ہیں اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کردیا۔ جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے۔ اور بری اور بحری مرکب ایسے نکل آئے۔ جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک ایسی شیرینی کی طرح بنا دیا۔ جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی۔ اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام خدام حاضر ہیں۔ اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے۔ اور اپنے فرض کو پورا کیجئے . . . . تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا۔ کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا . . . . چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت واخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا۔ اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جائے۔ کہ اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اردو کو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان قرار دیا ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے اردو ایک بہترین خادم ہے۔ اردو کی نشوونما میں ہندوؤں کا بھی ہاتھ کام کرتا رہا ہے اور مسلمانوں کا بھی۔ یہ زبان دونوں قوموں کے ربط وتعلق اور باہمی میل جول کا نتیجہ ہے سر تیج بہادر سپرو کا قول ہے کہ "اردو زبان ہندو مسلمان دونوں کو اپنے آباؤ اجداد سے ایک مشترکہ ومقدس ترکے کی حیثیت سے ملی ہے۔ جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے" (ہماری زبان) اردو کسی اسلامی ملک کی زبان نہیں۔ بلکہ ہندوستان گیر اور مقبول عام زبان ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۴۲ پر رقم فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت (یعنی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم اور ہر ایک رسول کو ہم نے اس کی قوم کی زبان میں ہی وحی دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ انہیں ہماری باتیں کھول کر بتائے) کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی۔ اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی۔"

دنیا میں قیامت تک آب وتاب سے زندہ رہنے والی دو زبانیں ہیں ایک عربی اور دوسری اردو۔ عربی اس لئے کہ وہ اسلام کی مذہبی زبان ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی قومی زبان ہے۔ اور اردو اس لئے کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے مخاطب عربی دان تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے مخاطب اردو دان تھے۔ اگر دیکھا جائے۔ تو آپ کے الہامات کا اصول حصہ سب کا سب عربی میں ہے یا اردو میں۔ دوسری زبانوں میں جو الہام ہوئے ہیں وہ مزید تائید اور نشان کے طور پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک یہ بھی دلیل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی یہ سنت قرار دی ہوئی ہے۔ کہ ہر ایک رسول کو اس کی قوم کی زبان میں وحی دے کر بھیجتا ہے۔ تا اس کی قوم اس کی باتوں کو سمجھ سکے۔ اسی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا ایک کثیر حصہ اردو میں ہے۔ اردو ہی ہندوستان کی آئندہ زبان ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر ہوگی۔ اور دوسری کوئی زبان اس مبارک زبان کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتی۔

خدا تعالےٰ کا جو قانون ہے اس کے پیش نظر یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اردو زبان ایک نہ ایک روز ہندوستان کے گوشے گوشے میں چھا جائے گی۔ وہ لوگ جو اردو زبان پر نت آئے دن حملے کرتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھ لیں کہ خدا تعالےٰ کے کاموں میں روک ڈالنے والے نہ کبھی پہلے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نہ آئندہ ہوں گے۔ ہندوستان میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ قادیان میں ہی دور دور سے لوگ ہجرت کرکے آئے ہوئے ہیں۔ اور وہ کئی زبانیں جانتے ہیں۔ ایک سیرت النبی کے جلسہ میں چالیس زبانوں میں تقریریں کی گئی تھیں۔ اب ان بھانت بھانت کی بولی بولنے والوں کے لئے کسی ایسی زبان کی ضرورت تھی۔ جو ان میں اتحاد پیدا کرے۔ سو خدا تعالےٰ کے فضلوں میں سے یہ بھی ایک فضل ہے۔ کہ اس نے اردو زبان کو اس مقصد کے لئے چنا۔ اردو زبان عام فہم ہے۔ اس کی سادگی اور دلکشی اس کی ترقی وترویج کی ضامن ہے۔ یہ ایک عام بات ہے۔ کہ دوسری زبانوں کے الفاظ جس آسانی سے اردو میں کھپ جاتے ہیں، ہندوستان کی کسی دوسری زبان میں نہیں سما سکتے۔

اردو زبان کو مسلمانوں کی زبان قرار دینا ایک دھوکہ ہے۔ مسلمانوں کی قومی زبان تو عربی ہے۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بعض ہندو ناحق تعصب کی وجہ سے اردو زبان سے دشمنی کر رہے ہیں۔

خاکسار :- عبد الحیی آصف

ریویو

دینیات کی پہلی کتاب

مصنفہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس میں آسان اور عمدہ پیرایہ میں احمدیت کی بنیادی باتیں۔ اسلام کے اصول۔ ایمانیات۔ صفات باری تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ زندگی کے واقعات۔ سوانح حیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نماز مترجم۔ اخلاق حسنہ۔ قومی شعار۔ آداب مجالس علم وتعلم کے آداب وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ مروجہ اور مستعملہ مشکل الفاظ کے معانی کا بھی حل کر دیا گیا ہے جہاں اس کتاب سے بچے دین کے ضروری مسائل سیکھ سکیں گے وہاں [illegible] کتاب ۲۰x۳۰ سائز کے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے [illegible] قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام قرب

ایک دوست لکھتے ہیں الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء میں بعنوان ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحوالہ "سرمہ چشم آریہ" حسب ذیل عبارت درج کی گئی ہے۔

"حضرت یسعیاہ نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت ومظہر تام الوہیت ہونے کے بارہ میں اپنے صحیفہ کے باب ۴۲ میں بطور پیشگوئی وحی پاکر یوں بیان کیا ہے دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالوں گا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اس میں اپنی روح رکھی۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا۔ وہ نہ گھٹے گا اور نہ تھکے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ بیابان اور اس کی بستیاں کیدار (یعنی عرب) کے آباد دیہات (جس سے مکہ معظمہ وغیرہ مراد ہیں) اپنی آواز بلند کریں۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ اور خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں"

اس عبارت میں درجہ سوم قرب کا مطلب دریافت طلب ہے

الجواب

اصولی طور پر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کے بارہ میں اگر کبھی کوئی شک وشبہ پیش ہو تو حضور علیہ السلام کی اصل کتب کی طرف رجوع کرکے تشریح طلب عبارت کے سیاق وسباق کا بغور مطالعہ کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز سیاق وسباق کی مدد سے وہ عبارت خود بخود حل ہو جائے گی۔

دریافت کرنے والے دوست اگر سرمہ چشم آریہ میں سے یہ عبارت نکال کر اس کے سیاق وسباق کو دیکھتے۔ تو ان کا مطلب حل ہو جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرمہ چشم آریہ میں قرب الٰہی کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ اور ہر قسم قرب کو قرآنی آیات سے مؤید فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

جاننا چاہیئے کہ قرب الٰہی کی تین قسمیں تین قسم کی تشبیہ پر موقوف ہیں۔ جن کی تفصیل سے مراتب ثلاثہ قرب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے

قرب کی پہلی قسم

اول قسم قرب کی خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبًا للّٰہ۔ یعنی مومن جن کو دوسرے لفظوں میں بندہ فرماں بردار کہہ سکتے ہیں۔ سب چیز سے زیادہ اپنے مولیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ جیسے ایک نوکر بااخلاص وباصفا وباوفا بوجہ مشاہدہ احسانات متواترہ وانعامات متکاثرہ وکمالات ذاتیہ اپنے آقا کی اس قدر محبت واخلاص ویکرنگی میں ترقی کر جاتا ہے۔ جو بوجہ ذاتی محبت کے جو اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے آقا سے ہم طبیعت وہم طریق ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مرادات کا ایسا ہی طالب اور خواہاں ہوتا ہے۔ جیسے آقا خود اپنی مرادات کا خواہاں ہے۔ اسی طرح بندہ وفادار کی حالت اپنے مولیٰ کریم کے ساتھ ہوتی ہے۔ یعنی وہ بھی اپنے خلوص اور صدق وصفا میں ترقی کرتا کرتا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ اپنے وجود سے بکلی محو وفنا ہو کر اپنے مولیٰ کریم کے رنگ میں مل جاتا ہے۔ (صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴ حاشیہ)

قرب کی دوسری قسم

"قرب کی دوسری قسم ولد اور والد کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرًا یعنی اپنے اللہ جلشانہ، کو ایسے دلی جوش محبت سے یاد کرو جیسا باپوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ مخدوم اس وقت باپ سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ جب محبت میں غایت درجہ شدت واقعہ ہو جاتی ہے۔ اور حب جو ہر یک کدورت اور غرض سے مصفا ہے۔ دل کے تمام پردے چیر کر دل کی جڑھ میں اس طرح بیٹھ جاتی ہے۔ کہ گویا اسکی جز ہے۔ تب جس قدر جوش محبت اور پیوند شدید اپنے محبوب سے ہے۔ وہ سب حقیقت میں مادر زاد معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا طبیعت سے ہمرنگ اور اسکی جز ہو جاتا ہے۔ کہ سعی اور کوشش کا ذریعہ ہرگز یاد نہیں رہتا۔ اور جیسے بیٹے کو اپنے باپ کا وجود تصور کرنے سے ایک روحانی نسبت محسوس ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس کو بھی ہر وقت باطنی طور پر اس نسبت کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ اور جیسے بیٹا اپنے باپ کا حلیہ اور نقوش نمایاں طور پر اپنے چہرہ پر ظاہر رکھتا ہے۔ اور اس کی رفتار اور کردار اور خو اور بو بعینہٖ (بعینہٖ) تمام اس میں پائی جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یہی حال اس میں ہوتا ہے (صفحہ ۱۶۷-۱۶۸ حاشیہ)

قرب کی تیسری قسم

"تیسری قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی جیسے ایک شخص آئینہ صاف ووسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ تو تمام شکل اس کی مع اپنے تمام نقوش کے جو اس میں موجود ہیں۔ عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بتمام تر صفائی منعکس ہو جاتی ہیں۔ اور یہ انعکاس ہر ایک قسم کے تشبیہ سے جو پہلے اس سے بیان کیا گیا ہے۔ اتم واکمل ہے۔ ....

...... اور جو تشبیہات قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلی طور پر خداوند قادر مطلق سے دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہی آیت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی یعنی وہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ترقیات کاملہ قرب کی وجہ سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہے۔ بلکہ اس سے نزدیک تر۔ اب ظاہر ہے۔ کہ وتر کی طرف اعلیٰ میں قوس الوہیت ہے۔ سو جب کہ نفس پاک محمدی اپنی شدت قرب اور نہایت درجہ کی صفائی کی وجہ سے وتر کی حد سے آگے بڑھا۔ اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا۔ تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحر اعظم میں ذرہ بشریت گم ہو گیا۔ ...... اور ظلی اور مستعار طور پر اس بات کے لائق تھا۔ کہ آسمانی صحیفے اور الہامی تحریریں اس کو مظہر اتم الوہیت قرار دیں۔ اور آئینہ حق نما اس کو ٹھہراویں۔ ....

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم ...... اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریق مجاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو اپنی ذات اقدس ہی قرار دے دیا اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے۔ جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بولا گیا ہے۔ .... اسی طرح حضرت یسعیاہ نبی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت وعظمت ومظہر تام الوہیت ہونے کے بارہ میں .... یوں بیان کیا ہے۔ .... خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی میں جو لفظ خداوند استعمال ہوا ہے۔ وہ استعارتًا اور مجازًا آنے والے پیغمبر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھا۔ (صفحہ ۶۹ تا ۷۵)

اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استدلال فرمایا ہے۔ کہ آنے والے پیغمبر کو "خداوند" کے لقب سے ملقب کرنا یہ اس کے کمال قرب پر دلالت ہے۔ گویا اس کا ظہور خدائی ظہور ہوگا۔ کیونکہ خدا کی صفات اتم واکمل طور پر اس کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہوں گی۔ اور وہ الوہیت کا مظہر اتم واکمل ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور آپ کے وجود باجود میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہے۔ کہ حضور نے قرب الٰہی کی جو تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے قسم دوم وسوم بسبیل الترقی ہیں نہ کہ علیٰ سبیل التنزل۔ اور قسم سوم تو ترقی میں اکمل واتم ہے۔ اور اس قسم کو حاصل کرنے والا مظہر الوہیت ہوتا ہے۔ جو کہ قرب الٰہی کے مدارج کا آخری درجہ حاصل کرتا ہے۔ اور یہ مقام ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل کیا۔ اور اسی امر کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت داؤد ویسعیاہ نبی حضرت یوحنا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سوم قرب پر ہونا آپؐ کی شان کی اکملیت پر دال ہے۔ کہ آپ قرب الٰہی کے سب مراتب ومدارج طے کرکے آخری درجہ ومرتبہ پر پہنچ گئے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں..........

دنیائے مغرب میں آفتاب صداقت کا طلوع

لنڈن کے احمدی مشن کی تبلیغی مساعی

۱۵ ؍ جنوری تا ۳۱ ؍ مارچ ۱۹۴۶ء

لنڈن میں مزید احمدی مجاہدین کی آمد

خدا کے نوشتے ہمیشہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۶۰ سال قبل جو خبر دی تھی۔ اسے ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی جس شان سے کی گئی۔ اسی شان سے اس کی ایک ایک شق پوری ہو رہی ہے۔ اس کی شہرت کا دنیا کے کناروں تک پھیلنا مقدر تھا۔ سو اسی طرح ہوا۔ قوموں نے اس سے برکت پائی۔ اور آئندہ پائینگی۔

۱۴ ؍ جنوری کو ۱۲ واقفین کا گروپ لنڈن پہنچا۔ انگلستان کے پریس نے اس واقعہ میں کافی دلچسپی لی۔ اخبارات کے نمائندگان انٹرویو کے لئے آئے۔ مبلغین کے فوٹو لئے اور انہیں اخبارات میں شائع کرکے ملک کے دور دراز اطراف تک اس خبر کو پہنچایا۔ صرف انگلستان کے پریس نے ہی اس واقعہ کو اہمیت نہ دی۔ بلکہ کینیڈا۔ فرانس۔ مصر فلسطین اور ہندوستان کے اخباروں نے بھی اس کا ذکر کیا۔ اور فوٹو کے ساتھ شائع کیا۔ نہیں کہہ سکتے کہ اور کن کن ممالک میں اس کا چرچا ہوا۔ یہ تمام شہرت اسی مصلح موعود کے طفیل ہے۔ جس کی خبر بہت عرصہ پہلے دی گئی تھی۔ فنشکر اللہ شکراً عظیماً۔

۲۰ ؍ جنوری کو جماعت احمدیہ لنڈن نے آنے والے واقفین کو استقبالیہ ایڈریس دیا۔ جس میں بہت سے دیگر غیر مسلم احباب کو بھی مدعو کیا۔ اور ٹی پارٹی دی۔ جس کا ذکر الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں آچکا ہے۔ ان مذکورہ مصروفیات سے فارغ ہو کر جناب مولوی شمس صاحب کی ہدایات کے مطابق آئندہ کے لئے تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا اور اس کے مطابق کام شروع کر دیا گیا۔ جس کا مختصر سا خاکہ درج ذیل ہے۔

قبر مسیح کے متعلق ٹریکٹ

جناب مولوی شمس صاحب نے ایام جنگ سے قبل ایک پمفلٹ The Tomb of Jesus Christ in India نہایت عمدہ کاغذ پر مقبرہ کے فوٹو کیساتھ ایک لاکھ کی تعداد میں طبع کرایا تھا۔ مگر معاً بعد جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے اس کی اشاعت وسیع پیمانے پر نہ ہو سکی۔ اس میں بھی خدا تعالےٰ کی مصلحت معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ آج کاغذ کی مشکلات کے پیش نظر اتنی کثیر تعداد میں کسی ٹریکٹ کا طبع کرانا ناممکن ہوتا۔ اب یہ اشتہار ہمارے لئے بہت مفید ہتھیار ثابت ہوا۔ ہم نے اس ٹریکٹ کو جہاں بھی اور جس وقت بھی موقعہ ملا تقسیم کیا۔ اور اس اڑھائی ماہ کے عرصہ میں ساٹھ ہزار سے زیادہ تقسیم کر دیا۔ اس حقیقت کا انکشاف کہ مسیح صلیبی موت سے بچکر کشمیر کی طرف چلے گئے۔ اور بقیہ ایام زندگی وہیں گزار کر سرینگر میں فوت ہو گئے۔ عیسائیت کے لئے موت کا پیغام تھا۔ اس لئے طبعاً لوگوں نے اس میں خاصی دلچسپی لی۔ اور اس کے متعلق مزید معلومات کے حصول کے لئے بیتابی کا اظہار کیا۔

گو انگریز قوم بہت مصروف ہے۔ اور مذہبی امور پر وقت صرف کرنا ان کے لئے بہت مشکل ہے۔ مگر پھر بھی اکثر دفعہ ٹریکٹ پیش کرنے پر گفتگو کے مواقع میسر آتے اور زبانی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کرنے کا یہ طریقہ بھی اکثر استعمال کیا گیا کہ بجائے ہاتھوں میں دینے کے گھروں کے لیٹر بکسوں میں ڈال دیا۔ اس طرح تقسیم کرنے سے ایک ہی ٹریکٹ گھر کے تمام افراد کے لئے کفایت کر سکتا ہے اور یہ طریق مفید ثابت ہوا۔

یوم التبلیغ کی سکیم

ویسے تو روزانہ ہی کم و بیش تبلیغ کا کام جاری رہا۔ مگر ہفتہ میں ایک دن خاص طور پر تبلیغ کرنے کا پروگرام باقاعدہ جاری رہا۔ اس دن جناب مولوی شمس صاحب کی ہدایت کے مطابق کسی خاص علاقہ میں تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ اور وہاں ٹریکٹ تقسیم کرنے کے ذریعہ یا اگر موقعہ ملے تو زبانی گفتگو کے ذریعہ تبلیغ کرتے اور اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ اس طریق پر کام کرنے کا نتیجہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا ظاہر ہوا۔ ہم جب بھی اس رنگ میں کسی خاص علاقہ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اس کے بعد اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے ضرور استفسارات موصول ہوئے۔ بعضوں نے فون پر دریافت کیا۔ اور بعضوں نے ڈاک کے ذریعہ ان استفسارات کے مناسب جواب دیئے۔ اور ضرورت کے مطابق لٹریچر بھیجا۔

"مسیح کہاں فوت ہوئے"

مذکورہ ٹریکٹ کی تقسیم سے فضا اس قسم کی پیدا ہو گئی۔ کہ ایسے لٹریچر کی شدت سے ضرورت محسوس ہونے لگی۔ جس میں اس حقیقت کا تفصیل سے ذکر ہو۔ جناب مولوی شمس صاحب کی کتاب Where did Jesus die "مسیح کہاں فوت ہوئے" جو آپ نے نہایت محنت اور قابلیت سے تیار کی۔ اور بہت سے مفید اور نئے معلومات پر مشتمل تھی طبع ہونے کے لئے ابھی پریس میں پڑی تھی۔

آجکل لٹریچر کی اشاعت میں مشکلات محتاج بیان نہیں۔ مگر موجودہ بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر پریس والوں پر زور ڈال کر اس کتاب کو جلدی چھپوانے کا انتظام کیا۔ چنانچہ مارچ کے شروع میں یہ کتاب تیار ہو گئی۔ لوگوں کی تشنہ کامی اور بیتابی کو دور کرنے کے لئے واقعی یہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ ہر ایک جس نے اس کتاب کو پڑھا بہت متأثر ہوا۔ اور واضح طور پر اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اگر واقع میں یہی بات ہے۔ جسے نہایت قوی دلائل سے اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ تو پھر عیسائیت کی عمارت کا کھڑا رہ سکنا بالکل ناممکن ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ کاغذ پر ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

انگلستان کا پریس اور قبر مسیح

یہاں کے متعدد اخبارات اور رسائل کے ایڈیٹروں کو قبر مسیح کے متعلق مذکورہ ٹریکٹ بھجوایا گیا۔ ان میں سے بعض کو مکرم مولوی شمس صاحب کی کتاب بھی بھجوائی۔ بعضوں کو ڈاک کے ذریعہ اور بعض کو دستی دی۔ خدا کے فضل سے یہ کوشش بھی نتیجہ خیز ثابت ہوئی چنانچہ Borough News Wimbledon اخبار نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا۔ اور امام مسجد لنڈن مکرم مولوی شمس صاحب اور مسجد لنڈن کا ذکر بھی نہایت عمدہ رنگ میں کیا۔ اس کے علاوہ ساوتھ ویسٹرن سٹار۔ اور رسالہ Thinker میں بھی نہایت اچھے رنگ میں اس کا ذکر کیا گیا۔ نیز ویمبلڈن بارو نیوز میں متعدد دفعہ اس ٹریکٹ کے متعلق لوگوں کے خطوط بھی شائع ہوئے

سلسلہ ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں ملاقاتوں کا سلسلہ بھی اکثر جاری رہا۔ جیسے جیسے تبلیغ کا حلقہ وسیع ہوا۔ ملاقاتوں میں بھی زیادتی ہوئی۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی۔ مسجد میں آنیوالوں سے سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ اسلام کے متعلق صحیح معلومات انہیں دیئے۔ مسجد دکھائی جس پر خوشی کا اظہار کرتے رہے نیز آنیوالوں کی چائے وغیرہ سے تواضع بھی کی گئی۔ جہاں ملاقات کے لئے آنیوالوں کی تعداد کی زیادتی قابل ذکر ہے۔ وہاں مختلف ممالک کے افراد کا مسجد میں آنا بھی قابل مسرت ہے۔ فرانس۔ پولینڈ۔ آئس لینڈ اور سپین غرض مختلف ممالک کے لوگ تشریف لائے۔ افریقہ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں کے لوگ بھی کثرت سے آئے اور اسلام کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ مکرم مولوی شمس صاحب کا وجود بہت قابل قدر وجود ہے۔ آپ سے مل کر لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور آپ کے علم اور قابلیت کی بہت تعریف کی آپ کا خندہ پیشانی سے ہر ایک سے پیش آنا نیز آپ کے نہایت معقول اور تسلی بخش جوابات نے لوگوں کی طبائع پر بہت اچھا اثر کیا۔ اور وہ نہایت عمدہ اثر لے کر گئے۔

اس موقعہ پر ۲ ملاقاتوں کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

مسٹر فشر ایڈیٹر رسالہ "فریڈم آف دی ریلیجنز" نے ایک موقعہ پر مدعو کیا۔ جناب مولوی صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اس دعوت میں شامل ہوئے اور گفتگو ہوتی رہی۔ دوسری تقریب ملاقات کی جناب مولوی صاحب نے پیدا کی۔ اس موقعہ پر آپ نے مندرجہ ذیل احباب کو دعوت دی اور وہ تشریف لائے اور سلسلہ گفتگو دیر تک جاری رہا۔

(۱) مسٹر فریٹنگ سیکرٹری ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ (۲) مسٹر لینٹر سیکرٹری ایجوکیشن (۳) مسٹر محمد سیکرٹری شامی لیگیشن (۴) اور مسٹر بیسٹ فورڈ سالیسیٹر۔

پروفیسروں اور طلبہ سے تعارف

جملہ واقفین کو اپنی تعلیم کے سلسلہ میں بعض کو اعلےٰ تعلیم کے حصول کے لئے اور بعض کو نئی زبان سیکھنے کے لئے کالج یا سکول جانا پڑتا ہے۔ واقفیت وسیع کرنے کے اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ اور تبلیغ کے لئے یہ ماحول مفید ثابت ہوا۔ اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ تعلقات پیدا کئے۔ ان کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ مسجد آنے کی دعوت دی چنانچہ بعض ان میں سے تشریف لائے سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ اسلام کی تعلیم سے انہیں متعارف کیا۔ خدا کے فضل سے انہوں نے اچھا اثر لیا۔ یہاں کے مستشرقین کی مہربانی سے اسلام کا جو غلط تصور لوگ قائم کئے ہوئے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ اس کا ازالہ ہو رہا ہے۔ وباللہ التوفیق

مختلف سوسائٹیوں سے تعلقات

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف سوسائٹیوں میں جانے کا موقعہ ملا اور ان سے تعلقات قائم کئے۔ راؤنڈ دی ورلڈ فورم سوسائٹی میں شامل ہو کر بعض پارلیمنٹ کے ممبروں سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ پٹنی لٹریری سوسائٹی کی اور اسی طرح بعض اور کی باقاعدہ ممبر شپ بھی اختیار کی۔ نیز ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ فیڈرل یونین۔ مسلم لیگ اور انڈیا لیگ کے جلسوں میں بھی شمولیت اختیار کی۔ اور کنگز وے ہال میں بھی لیکچر سننے گئے۔

خط و کتابت

اس تبلیغی جد و جہد کا اثر خط و کتابت پر ہونا ایک لازمی امر ہے۔ ڈاک کی آمد اور روانگی میں کافی زیادتی رہی۔ خطوں کے جوابات دینے اور لٹریچر ارسال کرنے کا کام کافی بڑھ گیا۔ اس کام کا بہت سا حصہ جناب مولوی صاحب کی ہدایات کے مطابق چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے سرانجام دیا۔

درس و تدریس

اللہ تعالےٰ نے جناب مولوی شمس صاحب کو اپنے فضل سے کافی علم عطا کیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا وجود تمام جماعت کے لئے مفید اور نفع بخش ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جملہ واقفین نے بھی آپ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی متفرق طور پر مسائل پوچھنے کے علاوہ قرآن کریم اور بائیبل کے متعلق سلسلہ درس باقاعدہ جاری رہا جس میں پیچیدہ اور ضروری مضامین کا استفادہ کیا اللہ تعالےٰ جناب مولوی صاحب کو اس کی بہتر جزا عطا فرمادے۔

ہائیڈ پارک میں تقاریر

حضرت مسیح کی آمد ثانی۔ اور آسمانی بادشاہت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے ہائیڈ پارک میں تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتدا میں سردی کی شدت اور کچھ موسم کی خرابی کے باعث یہ پروگرام رکا رہا۔ مگر موسم اچھا ہونے پر باقاعدہ جانا شروع کر دیا۔ ہائیڈ پارک میں ۳ دفعہ جلسہ ہوا۔ اور خدا کے فضل سے پروگرام بہت کامیاب رہا۔ کچھ ہماری ہندوستانی وضع قطع بھی ابتداءً لوگوں کی کشش کا باعث ہوئی ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو پیغام انکو دیتے۔ وہ ان کے لئے اور بھی زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتا رہا۔

پہلی دفعہ ۱۷ر فروری کو جناب مولوی صاحب کسی کام کے لئے لنڈن سے باہر تشریف لے گئے۔ اسلئے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی معیت میں ہم وہاں گئے۔ تلاوت کے بعد مسٹر عبدالعزیز صاحب نے مختصراً اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر کے بتایا کہ یونیورسل مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ عیسائیت کا حلقہ تو صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے اس لئے اسلام ہی ساری دنیا کے نجات کا صحیح راستہ ہے اس کے بعد شیخ ناصر احمد صاحب نے بائیبل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو برحق ثابت کیا اور حضرت مسیح موعود کے ظہور کی خبر دی نیز ایک شخص کے سوال پر بیان کیا کہ گو حضرت مسیح موعودؑ اس وقت فوت ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہم ۱۲ مبلغ یورپ کے لئے اس کی بستی سے آئے ہیں۔ اور یہ اس کی صداقت کا اور اس کے مشن کی کامیابی کا بین ثبوت ہے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب نے اسلامی تعلیم اور مسیحی تعلیم کا مقابلہ کر کے اسلامی تعلیم کی فوقیت ثابت کی۔ اس وقت حاضرین میں یہودی کثرت سے تھے جنہوں نے کچھ مذہبی اور کچھ سیاسی سوالات فلسطین کے متعلق کرنے شروع کر دئے۔ ان کے مناسب جوابات دئے گئے۔

دوسری دفعہ ۱۷ر مارچ کو جناب مولوی صاحب کے ساتھ ہائیڈ پارک گئے۔ سب سے پہلے شیخ ناصر احمد صاحب نے لوگوں کو مسیح کی آمد کی خبر دی اور اس کو وضاحت سے پیش کیا۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب نے مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے کے متعلق بیان کیا کہ مسیح کا دعا کرنا دعا کا قبول ہو جانا۔ پھر پیلاطوس کی بیوی کو خواب آنا۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ صلیب کے دوسرے دن سبت تھا اور آندھی کی وجہ سے مسیح کو جلدی اتار لینا۔ اور ہڈی کا نہ توڑنا یہ سب اتفاقات ایسے ہیں جو قطعی دلالت کرتے ہیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ پھر یونس نبی کا نشان بھی تب ہی بنتا ہے جب مسیح قبر میں زندہ ہوں اس کے بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل نے کچھ تمہید کے بعد اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔

جناب مولوی صاحب نے اجمالی طور پر اسلام اور عیسائیت کے اصول پر بحث کی اور اسلام کی خوبیوں کو آشکار کیا۔ سننے والوں کو مولوی صاحب نے موقعہ دیا۔ کہ وہ جو سوال کرنا چاہیں کریں۔ چنانچہ ہر ایک سوال کا مسکت جواب دیا۔ جس سے تمام حاضرین نہایت متاثر ہوئے۔

تیسرا اجلاس۔ ہائیڈ پارک میں ۳۱ر مارچ کو ہوا۔ جناب مولوی صاحب کی معیت میں ۳ بجے کے قریب وہاں پہنچے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بیان فرمایا کہ آج سے ۲ ہزار سال قبل حضرت مسیح نے اپنی آمد ثانی کی خبر دی تھی۔ اور علامات یہ بیان کیں تھیں کہ اسوقت جنگیں ہونگی اور دنیا پر تکالیف آئیں گی۔ اب مسیح کی دوبارہ آمد ظہور میں آچکی ہے اور وہ تمام علامات ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں۔ کوئی لیگ آف نیشنز ان لوگوں کو نہیں بچا سکتی۔ پس آؤ اور اس سلامتی کی راہ کو اختیار کرو۔ ملک عطاءالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ یہ تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی۔ کہ اسلام میں پہلی چیز توحید پر کامل یقین ہے۔ پھر خدا کی مخلوق پر رحم۔ عجز و انکساری۔ دوسروں سے محبت کا سلوک کرنا۔ محکوم سے نیک برتاؤ۔ نیکی اور انصاف۔ جھوٹ کا ترک اور یہی وہ تعلیم ہے۔ جس سے حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ اسلام کے معنے دراصل سلامتی کے ہیں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ غرض اس کی تعلیم کو مختلف پہلوؤں سے بیان کر کے عیسائیت کے مقابلہ میں فوقیت ثابت کی۔ جناب مولوی صاحب کی تقریر ڈھائی تین گھنٹے جاری رہی حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ جن کو اجازت دی گئی۔ کہ جو سوال کرنا چاہیں کریں۔ بہت سے لوگوں نے سوالات کئے اور مسکت جواب پائے۔ ایک شخص نے اسلام میں تلوار کے استعمال کے متعلق سوال کیا تو مولوی صاحب نے وضاحت سے بیان فرمایا۔ کہ اسلام نے صرف دفاع کیلئے تلوار اٹھائی اور مزید یہ فرمایا۔ کہ تم عیسائی لوگ کس طرح یہ اعتراض کر سکتے ہو۔ جبکہ مسیح نے خود حواریوں سے کہا۔ کہ اگر کپڑے

کبھی بیچنے پڑیں تب بھی بیچ کر تلوار خرید لو۔ پھر ایک اور اعتراض کسی نے تعدد ازدواج کے متعلق کیا۔ جس کا مولوی صاحب نے ایسا جواب دیا۔ کہ تمام عیسائی اور یہودی مبہوت ہو گئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ یہود تو یہ اعتراض کر نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سلیمان اور داؤد کی کتنی بیویاں تھیں۔ حضرت ابراہیم ع کی بیویوں کا حال بھی انہیں معلوم ہے اور حضرت موسیٰ ع کا حال بھی وہ جانتے ہیں۔ اب رہے عیسائی سو مسیح نے خود کہا ہے۔ کہ میں تو پہلی شریعت کو پورا کرنے آیا ہوں۔ پھر اس کے متعلق مسیح کی کوئی تصریح بھی موجود نہیں۔ مولوی صاحب نے جنگ سے پیدا شدہ موجودہ صورت حال کو پیش کیا۔ کہ اب جبکہ عورتوں کی کثرت ہے۔ اور مردوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اور جس کے بد اثرات یورپ میں رونما ہیں۔ اس حالت کا تمہارے مذہب میں کیا حل ہے؟ یہ ایک ایسی ضرب تھی۔ کہ کسی کو سر اٹھانے کی تاب نہ رہی۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ سوائے اسلام کے دنیا کی مشکلات کا حل کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ اور اسی کے ساتھ دنیا کی نجات ہے۔

مسجد میں تبلیغی اجلاس

ہائیڈ پارک میں تقاریر کے پروگرام کے علاوہ اپنے مکان پر پندرہ روزہ تبلیغی اجلاس منعقد کرنے کا پروگرام بھی خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اس اجلاس کے لئے خاص خاص لوگوں کو دعوت نامے ایک ہفتہ پہلے باقاعدہ طور پر روانہ کئے گئے۔ اور آنے والوں کی اجلاس کے بعد چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ بہت سے آنے والے دوست مذہبی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور بہت اچھا اثر لیکر واپس گئے۔ ان اجلاسوں کی حاضری بھی کافی رہی۔ لوگ دور دور سے نہایت دلچسپی کے ساتھ آتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۴ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن کا ذکر نہایت مختصر طور پر درج ذیل ہے۔

پہلا اجلاس

۱۰ فروری کو پہلا اجلاس ہوا۔ پہلی تقریر مسٹر بلال نٹل نے کی۔ اور بتایا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ مسٹر بلال دیر سے احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں مڈل ایسٹ میں بائیبل پڑھایا کرتا تھا۔ اس پر جب غور کیا۔ تو اس کے متعلق شکوک پیدا ہو گئے۔ مگر ان کا علاج نہ ہو سکا۔ انگلستان جب آیا۔ تو جماعت احمدیہ سے کچھ تعلق قائم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کی حقیقت واضح ہوتی گئی۔ بائیبل کے متعلق پہلے ہی شکوک پیدا ہو چکے تھے۔ اور جگہ بجگہ اختلافات نظر آتے تھے۔ دوسری جانب اسلام کی تعلیم بہتر معلوم ہوئی۔ اور اس کو قبول کر لیا۔ مگر اسلام قبول کرنے سے میں نے درحقیقت کسی چیز کو چھوڑا نہیں۔ بلکہ ایک چیز کی صرف زیادتی کی ہے۔ اور یہی اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔

اس کے بعد مسٹر ظفر اللہ کارخ نے بھی جو تھوڑا عرصہ ہوا حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں اسلام قبول کرنے کی وجوہ بیان کیں۔ کہ میں عرصہ سے ایسی راہ کا متلاشی تھا۔ جس سے خدا مل جائے۔ آخر خدا تعالےٰ نے میری راہنمائی کی اور اسلام جیسی نعمت مجھے دی۔ اس کے اصول بائیبل کی طرح غیر طبعی اور ناقابل تسلیم نہیں۔ قرآن کریم میں بائیبل کی طرح متضاد مضامین نہیں۔ واقعی خدا کے کلام کو انہی صفات سے متصف ہونا ضروری ہے۔ پھر مسیح نے ایمان کی جو علامات بتائی ہیں ان کے مطابق آج کوئی بھی عیسائی دنیا میں نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی کوئی نہیں تھا۔ مگر اسلام جس خدائی تعلق کو پیدا کرنے کا دعویدار ہے۔ اس کا ثبوت آج بھی موجود ہے۔ اس کے بعد مسٹر ظفر اللہ کارخ نے حضور ایدہ اللہ کی ان بہت سی خوابوں کا ذکر کیا۔ جو اس جنگ میں پوری ہوئیں۔ اور اس طرح اسلام کی فوقیت ثابت کی۔ جناب مولوی صاحب نے سامعین کو سوالات کا موقع دیا۔ اور مقررین نے سوالات کا مناسب جواب دیا۔ بعدہٗ جناب مولوی صاحب نے معترضین کی مزید تسلی کے لئے تفصیلی جواب بیان فرمائے۔ پھر فرمایا۔ کہ آج سے ۳۰-۴۰ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف دیکھا تھا کہ میں انگلستان میں ہوں۔ اور میں نے چند سفید پرندے پکڑے ہیں۔ چنانچہ یہ کشف مختلف اوقات میں لوگوں کے حلقہ اسلام میں آنے کے ساتھ پورا ہو چکا ہے اور ہوتا رہے گا۔ ابھی گذشتہ چند دنوں میں چار افراد نے اسلام قبول کیا ہے اور یہ کشف پورا ہوا ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے فرمایا۔ آجکل تعصب زدوں پر ہے مستشرقین نے اسلام کو نہایت غلط طور پر مغرب میں پیش کیا ہے۔ مگر اب یہ داؤ کام نہیں دیگا۔ اسلام کا درخت اب پھر نئے سرے سے پھلنے لگا ہے۔ اور اس کی جڑیں اب ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ اس کو اکھیڑنا آسان کام نہیں مسیح کی بعثت ثانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ اس کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ پہلے مسیح نے بھی مصائب کی خبر دی تھی اور دوسرے مسیح نے بھی منادی کر دی تھی کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی ہلاکت کا منہ دیکھے گا۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہیں نہیں بچا سکتا۔ پس اب اگر دنیا ہلاکت سے بچ سکتی ہے تو صرف اسلام کا دامن تھام کر ہی بچ سکتی ہے۔

دوسرا اجلاس

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی سب سے پہلے مسٹر خیر اللہ ویلز نے موجودہ عیسائیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اب عیسائیت بالکل نابود ہو رہی ہے۔ چرچ کے ساتھ لوگوں کی کوئی دلچسپی نہیں۔ بہت قلیل تعداد ہے جو چرچ کے ساتھ کچھ یونہی سا تعلق رکھتی ہے۔ مگر اب وہ بھی اسے چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ کیونکہ اس سے انہیں حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ محبت اور اخوت کا جو ڈھونگ تھا اس نے کمیونزم نازی ازم اور فیسی ازم کی صورت اختیار کر لی ہے اب صرف ایک اندھیرا سا انہیں دکھائی دیتا ہے روشنی کا سامان صرف اسلام میں ہے اور یہی ایک نجات کی راہ ہے۔

ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب نے جو کافی عرصہ سے احمدی ہیں مختصراً یہ بیان کیا کہ کس طرح وہ احمدی ہوئے نیز بائیبل کا تضاد بیان کیا۔ اور اس کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیاں اور اس کی کامل کتاب کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ واقعی مکمل تعلیم امن اور سلامتی کی تعلیم اسلامی تعلیم ہے۔ پہلے اسلام کی شکل کا تصور غیر احمدی علماء کی برکت سے کچھ اور ہی قائم تھا کہ صلیب کا مفہوم جو دوسرے لوگ پیش کرتے ہیں۔ ایسا نہیں جو قابل تسلیم ہو۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں اسلام کو پیش کیا ہے دراصل وہی حقیقی اسلام ہے پھر فرمایا اسلام زندہ مذہب ہے۔ اس کا خدا زندہ ہے جواب بھی اپنے بندوں سے بولتا ہے۔ اس کے ثبوت میں حضور کے چند رؤیا کا ذکر کیا۔ کہ کنگ لیوپولڈ کی معزولی، شمالی افریقہ کی معرکۃ الآراء جنگ کی خبر اور نتیجہ۔ الیکشن میں لیبر پارٹی کی فتح وغیرہ کی خبر خدا نے حضور ایدہ اللہ کو پہلے سے بتا دی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا۔ اور مقررین نے جواب دیئے۔ بعدہٗ جناب مولوی صاحب نے سوالوں کے جوابات کی مزید تشریح کرنے کے بعد فرمایا۔ دراصل دنیا میں ایک ہی مذہب عالمگیر مذہب ہے اور وہ اسلام ہے پہلے تمام مذاہب ایک خاص قوم اور خاص زمانہ کے لئے آتے رہے مسیحیت کا حلقہ بھی محدود تھا۔ اور وہ خاص زمانہ کے لئے تھی۔ اسی لئے اب اس کی تعلیم بھی ناقابل عمل اور محرف ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا۔ عیسائیت کی بنیاد اس بات پر رکھی جاتی ہے کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کو ہی غلط ثابت کر کے اس تمام عمارت کو بالکل گرا دیا ہے۔ اب اس عیسائیت کا زندہ رہ سکنا ناممکن ہے۔ آپ نے مسیح کے زندہ بچ کر کشمیر کی طرف چلے جانے کی اور وہاں فوت ہونے کی مفصل تشریح فرمائی۔ اور آخر پر فرمایا۔ کہ اب صرف اسلام ہی کا نام دنیا میں رہے گا۔ اور یہی دنیا کے امن کا موجب ہوگا

تیسرا اجلاس

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مسٹر عبد العزیز صاحب نے صحیح نجات کی راہ کے متعلق بیان فرمایا۔ کہ وہ صرف احمدیت کے ماننے میں ہے جو حقیقی اسلام ہے۔ اور یہی ایک کامل مذہب ہے۔ ہر مشکل کا علاج اور ہر ضرورت کی چیز اس میں موجود ہے۔ پھر فرمایا حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر بہت سے پہلے انبیاء نے دی۔ اس لئے اب اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے۔ تو وہ سب انبیاء کا انکار کرتا ہے پھر اس کے بعد بیان فرمایا۔ کہ در اصل اسلامی اصول ہی ایسے ہیں۔ جو قابل تسلیم ہیں اسلام ایسے خدا کو پیش کرتا ہے۔ جو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اسلام کا خدا بندے کے گناہ توبہ کرنے پر معاف کر دیتا ہے۔ اسلام عیسائیت کی طرح یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ انسان پیدائشی گنہگار ہے۔ اور خدا کو اس کے معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اور نہ اسلام عیسائیت کی طرح ظلم اور بے انصافی کی تعلیم دیتا ہے کہ ایک بے قصور کو دوسرے لوگوں کے بدلے صلیب پر چڑھانے کو جائز قرار دے

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے قرآن مجید خدا کا کلام ہونے کے متعلق فرمایا۔ کہ ہماری کتاب گونگی نہیں۔ بلکہ ایسی ہے۔ جو خود بولتی ہے۔ اپنا دعویٰ اور اس کے دلائل خود پیش کرتی ہے۔ پھر قرآن کریم کا دعوےٰ خود اس کے اپنے الفاظ میں پیش کیا۔ کہ یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور اس کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا وانہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین پھر ایک جگہ آیا ہے واوحی الی ھذا القرآن کہ یہ قرآن کریم دل میں پیدا شدہ خیالات کا نام نہیں۔ بلکہ اس کے الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کئے گئے ہیں۔ پھر فرمایا۔ جس انسان پر یہ قرآن نازل ہوا۔ اس کی دیانت اور صداقت مخالفین میں مشہور تھی۔ اس کا لقب امین تھا۔ اس پر جھوٹ کا گمان نہیں ہو سکتا۔ نفتح نبشنا کا دعویٰ واضح رنگ میں مخالفین کے لئے چیلنج ہے پھر مفتری کے متعلق لو تقول کا اصول قرآن کریم میں بیان ہے۔ جس کی تائید استثناء $\frac{19}{20-18}$ سے ہوتی ہے۔ کہ مفتری ضرور ہلاک ہوتا ہے۔ اسی طرح متی ۱۹ کے ۱۹ میں بھی مذکور ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ قرآن کریم کا یہ چیلنج اب بھی موجود ہے۔ کہ اگر یہ انسانی کلام ہے۔ تو تم بھی اس کی مثل بنا کے لاؤ۔ پھر اس میں غیب کی پیشگوئیاں موجود ہیں جن کو بیان کرنا ایک انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ تمام امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو پیش کر کے فرمایا کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے۔ اور پھر ایسی حفاظت کی ہے۔ کہ سر ولیم میور جیسے مستشرق نے بھی اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی اس کتاب کی حفاظت ایسی کی گئی ہے۔ کہ دنیا میں کسی اور کتاب کی نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ انسائیکلو پیڈیا کا حوالہ بھی اس کی حفاظت کے متعلق بیان فرمایا۔ اس کتاب کے اتم ہونے کے متعلق آج بھی حضور کا دعویٰ موجود ہے۔ کہ کوئی اعتراض اس پر کر کے دیکھو مگر کسی کو ہمت نہیں پڑی۔ چند سوالات کے جوابات مقررین نے دیئے۔ ایک سوال وحی کی اقسام کے متعلق تھا۔ جس کا جواب جناب مولوی صاحب نے بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

چوتھا اجلاس

اجلاس قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے شیخ ناصر احمد صاحب نے مسیحی معجزات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ جو معجزات بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ مسیح نے مردے زندہ کئے یہ در اصل مادی زندگی نہیں۔ بلکہ روحانی زندگی مراد ہے۔ جیسا کہ مسیح نے خود بھی بعض موقعوں پر ان الفاظ سے لوگوں کی غلط فہمی کا ازالہ کیا۔ کہ وہ لڑکی مری نہیں بلکہ وہ تو سوتی ہے۔ اور بعض ایسے معجزات جو خدا کے بیان کردہ قانون کے خلاف نہیں۔ مثلاً بیماریوں سے شفا دینا۔ تو یہ معجزات دعا کی برکت سے عمل میں آ سکتے ہیں۔ اور خدا کے بہت سے نیک بندوں نے ایسے معجزات دکھائے ہیں۔ مگر ان معجزات کے باعث ہم نے انہیں خدا کا درجہ نہیں دیا۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔ اور پھر ان معجزات کے مقابلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات پیش فرمائے۔ کہ آپ نے بھی دعا کی برکت سے ایسے کام کئے۔ مثلاً عبد الکریم کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا۔ اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا تھا۔ نواب عبد الرحیم صاحب کی بیماری ایسی تھی۔ کہ ڈاکٹر مایوس ہو چکے تھے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی آنکھیں اس قدر خراب ہو گئی تھیں۔ کہ خطرہ کی حالت تھی۔ حضور نے دعا کے ذریعہ ان سب کو شفا دی۔ اس کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ بائیبل خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کی باتوں میں بہت جگہ تضاد واقع ہے۔ جو خدا کی شان کے منافی ہے۔ پھر ایسی باتوں کا بیان اس میں ہے۔ کہ واقع کے مطابق پوری نہیں نکلیں مثلاً مسیح نے صلیب کے موقعہ پر ایک حواری سے کہا تھا۔ کہ آج تمہیں بہشت میں ملوں گا۔ یہ کہاں پورا ہوا۔ پھر جس کتاب کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ موسیٰ پر اتری اس میں لکھا ہے کہ پھر موسیٰ خدا کا بندہ مر گیا۔ کیا جس کتاب میں ایسے امور بیان ہوں۔ وہ خدائی کلام ہو سکتا ہے؟ اس کے بعد کچھ دیر سوالات و جوابات کے بعد جناب مولوی صاحب نے دونوں تقاریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اور پھر جو سوالات معترضین کی طرف سے تقاریر پر کئے گئے تھے۔ ان کے جوابات مزید تشریح اور تفصیل کے ساتھ جناب مولوی صاحب نے بیان فرمانے کے بعد پھر کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم بیان فرمائی۔ کہ یہ تعلیم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے اپنی جماعت کو دی اور یہ تعلیم واقعی ایسی ہے۔ جو دنیا میں صحیح رنگ میں امن قائم کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔

بیعت

آج کل یورپ کی اقوام جن حالات میں سے گذر رہی ہیں۔ اور جس قدر مذہبی امور سے بے توجہی اور دنیوی امور میں یہ لوگ انہماک رکھتے ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ان لوگوں کا مقصد دنیا ہے۔ پھر عیسائیت نے ان پر ایسا رنگ چڑھا دیا ہے۔ کہ وہ خدا کی حقیقت سے بہت ہی دور جا پڑے ہیں ان کے دلوں میں خدا کا خوف یا خشیت کا پیدا ہونا بہت مشکل امر ہے مگر خدا تعالیٰ چونکہ چاہتا ہے۔ کہ اب اسلام کا دور شروع ہو اس لئے وہ بعض نیک فطرت لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ اس عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ انہیں اس ارادہ میں استقامت بخشے۔ (قدرت اللہ عفی عنہ از لندن)

گھر بار چھوڑ کر تبلیغ کرنے والوں کی تبلیغی ضروریات کا احساس

سید فضل الرحمن صاحب آف منصوری شاہجہان پور سے لکھتے ہیں۔ اپنی بیوی کی علالت اور دیگر حالات کے سبب میں بہر صورت اس قابل نہ تھا کہ اپنے بارہویں سال کی رقم جلد ادا کرنے کی طرف توجہ کر سکتا۔ مگر مجاہدین کی تبلیغی ضروریات کے شدید احساس نے اس قدر غلبہ پایا کہ میرے تمام دوسرے خیالات کو ذہن سے نکال دیا۔ اور دل نے کہا میرے بھائی گھر بار چھوڑ کر خدا کا نام بلند کرنے کیلئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغی ضروریات کے سمندر میں اپنے وعدہ کی رقم جو ایک قطرہ کا لاکھواں حصہ سے بھی کم تر ہے۔ بہرحال اپنی اشد ترین ضروریات کو پس پشت ڈالتے ہوئے ابھی ادا کر دینا چاہیئے۔ لہذا آج ہی اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے چار سو دس روپیہ بذریعہ بیمہ پیش خدمت ہے۔ حضور دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش کر اسلام کی راہ میں سینکڑوں سے ہزاروں دینے والا کر دے۔ تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم میں حصہ لینے والے جو مجاہد ہیں انہیں کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ وہ بے دریغ بیرون ہند میں مبلغ جاتے دیکھ رہے ہیں لیکن ضرورت سلسلہ ظاہر و باہر ہے اور ہر مومن مخلص مجاہد کا پہلا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کو اپنی ذاتی ضروریات سے بے پرواہ ہو کر جلد سے جلد پورا کرے۔ واضح رہے کہ تحریک جدید میں ۳۱ مئی کی تاریخ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس تاریخ کو تحریک جدید کے سال کے چندے ختم ہو جاتے ہیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

شملہ

مکرم عبد المجید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شملہ لکھتے ہیں - یوم التبلیغ کے موقعہ پر اردو ہندی - گورمکھی اور انگریزی لٹریچر مرکز سے قیمتاً منگوا کر تقسیم کیا۔ احباب کے وفود بنا کر کے ہر ایک وفد کے سپرد ایک ایک حلقہ کیا گیا - جس میں وہ وفد دن بھر تبلیغ کرتا رہا۔ خدا کے فضل سے اس دن کئی ہندوؤں سکھوں اور انگریزوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

شاہجہان پور

فضل حق صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں - یوم التبلیغ بڑی عمدگی سے منایا گیا ہندوؤں اور سکھوں کے محلوں میں اور ریلوے سٹیشن پر گورمکھی اور ہندی اور انگریزی میں لٹریچر تقسیم کیا۔ انفرادی تبلیغ کی گئی - سکھوں کے ایک جلوس میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے۔

دہلی

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی لکھتی ہیں - یوم التبلیغ کے موقع پر ہماری لجنہ نے پانچصد ٹریکٹ تقسیم کئے - اور مختلف معزز گھروں میں جا کر مستورات کو تبلیغ کی جس کا نہایت اچھا اثر ہوا - اگلے دن ٹریکٹ پڑھنے کے بعد کئی بہنوں نے ان کی تعریف کی - کہ ان میں بڑی اچھی باتیں لکھی ہیں -

کراچی

فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ لکھتے ہیں یوم التبلیغ منانے کیلئے شہر کے بارہ حلقے کر کے ہر حلقہ میں ایک ایک گروپ تبلیغ کیلئے بھیجا گیا۔ تمام احباب دس بجے سے لیکر چھ بجے تک سرگرمی سے تبلیغ کرتے رہے اُردو سندھی انگریزی - گورمکھی میں ایک ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے - اور اڑھائی صد افراد کو انفرادی تبلیغ کی -

کنسری (سندھ)

ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ لکھتے ہیں - کہ ۷ ؍ اپریل کو غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے تین ٹریکٹ بعنوان (۱) مسیح کی آمد ثانی " (۲) کل یگ میں ست یگ اُردو میں - اور (۳) حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے " مسیح کی قبر کشمیر میں ہے - انگریزی میں چھپوا کر سندھ کی جماعتوں میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے بھجوائے -

دِشنی نگر

مکرم عبد الجبار صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - ۷ ؍ اپریل کو یوم التبلیغ منایا گیا - دن بھر احمدی دوست غیر مسلموں کو تبلیغ کرتے رہے - اس دن تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے -

کان پور

مکرم فضل محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - کہ عمدگی سے "یوم التبلیغ" منانے کیلئے شہر کو دس حلقوں میں تقسیم کر کے احباب کے وفود بنا کر ایک ایک حلقہ ایک وفد کے سپرد کیا گیا - صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک او دوپہر چار بجے سے آٹھ بجے شام تک تبلیغ کا کام ہوتا رہا - مقامی جماعت نے انگریزی میں ایک ٹریکٹ بعنوان " اسلام کیا ہے "؟ پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر شائع کیا - غیر مسلم احباب نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنا - اور ہندی ٹریکٹوں کی خواہش کی -

سیالکوٹ

چوہدری اللہ دتہ صاحب نائب امیر لکھتے ہیں - شہر کے مختلف حلقے مقرر کر کے ہر حلقہ ایک ایک گروپ کے سپرد کیا گیا - دن بھر تبلیغ کا کام خوش اسلوبی سے ہوتا رہا - غیر مسلموں کو زبانی تبلیغ کرنے کے علاوہ کافی تعداد میں لٹریچر بھی دیا گیا -

شاہدرہ

مکرم اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - دو دو آدمیوں کے وفود تبلیغ کیلئے روانہ کئے گئے - دن بھر شہر میں تبلیغ کرنے کے علاوہ مقبرہ جہانگیر پر آنے جانے والے لوگوں کو بھی تبلیغ کی - اور ٹریکٹ تقسیم کئے

سرگودھا

مکرم غلام رسول صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں - نماز فجر کے بعد تمام احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات درباره یوم التبلیغ مطبوعہ اخبار الفضل پڑھ کر سنائی گئیں - اور دوستوں کے دس گروپ بنا کر شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کیلئے روانہ کئے جو تمام دن تبلیغ میں مصروف رہے اور لٹریچر تقسیم کیا - لجنہ اماء اللہ نے بھی باقاعدگی سے یوم التبلیغ منایا -

انبالہ

بابو کرامت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - تمام احمدی دوست مقررہ حلقوں میں تبلیغ کے لئے گئے - شہر کے محلہ جات اور ریلوے سٹیشن اور چھاؤنی میں انفرادی تبلیغ کی گئی - اور لٹریچر تقسیم کیا

جالندھر

مکرم محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ لکھتے ہیں - ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو دن بھر تبلیغ کی - ہندی - گورمکھی اردو اور انگریزی لٹریچر تقسیم کیا -

جہلم

سیٹھی محمد اسحاق صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - دوستوں نے اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے دن بھر غیر مسلموں کو تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے -

کریام (ضلع جالندھر)

چوہدری عبد الغنی صاحب جنرل سیکرٹری لکھتے ہیں - احباب کے آٹھ وفود بنا کر مختلف دیہات میں تبلیغ کیلئے بھیجا - خدا کے فضل سے لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا - اور ان پر اچھا اثر ہوا -

احمد آباد (گھٹیالیاں)

شیخ غلام رسول صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں - احمدی احباب کے گروپ بنا کر انہیں ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجا - بارہ دیہات میں تبلیغ کی گئی - اور لٹریچر تقسیم کیا - عیسائیوں سے مناظرہ بھی ہوا

ڈنگہ (ضلع گجرات)

مکرم احمد دین صاحب لکھتے ہیں - تمام دن غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے میں صرف کیا - ہندی - گورمکھی اور اُردو کے ٹریکٹ تقسیم کئے

بن باجوہ (ضلع سیالکوٹ)

چوہدری شکر دین صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں - سب احمدیوں نے دن بھر غیر مسلموں کو تبلیغ کی - اور ٹریکٹ بانٹے -

اندور سٹی

مکرم محمد عبد الحکیم خان صاحب لکھتے ہیں انفرادی تبلیغ کے علاوہ اس دن دو پبلک لیکچر دیئے - تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا - تبلیغ کا اچھا اثر ہوا -

کوٹ رحمت خاں (ضلع شیخوپورہ)

محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں احمدی احباب نے دن بھر تبلیغ کی - ہندی گورمکھی اور اُردو ٹریکٹ تقسیم کئے ایک انگریز پادری سے مسئلہ کفارہ اور مسیح کی آمد ثانی کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا -

گجرات

ملک برکت علی صاحب لکھتے ہیں - امیر صاحب نے احباب کو نو پارٹیوں میں تقسیم کیا - ہر ایک پارٹی نے شہر کے مختلف حصوں میں ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں میں فریضہ تبلیغ ادا کیا - ٹریکٹ بھی تقسیم کئے

موسی بنی مائنز

فیاض الدین صاحب پریذیڈنٹ لکھتے ہیں - سارا دن دوستوں نے تبلیغ میں صرف کیا - انگریزی ہندی گورمکھی اور اُردو میں ٹریکٹ تقسیم کئے -

محمود آباد (ضلع جہلم)

ملک نور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - چوبیس (۲۴) افراد نے سارا دن تبلیغ کی - ہندی - گورمکھی اور اُردو میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے - غیر مسلموں نے بڑی دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں

فیروز پور چھاؤنی

محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں یوم التبلیغ مقدور بھر عمدگی سے منایا گیا - فوجی اور سویلین آبادی میں تبلیغ کی - اور ٹریکٹ تقسیم کئے - ایک وفد جو چار افراد پر مشتمل تھا - فیروز پور سے رائے ونڈ تک گاڑی کے ڈبوں میں پھر کر ٹریکٹ تبلیغ کی - اسی طرح واپسی پر بھی یہ وفد گاڑی میں تقریریں کرتا - اور ٹریکٹ بانٹتا ہوا فیروز پور پہنچا -

ٹوپی (ضلع مردان)

مکرم علاؤ الدین صاحب لکھتے ہیں یوم التبلیغ کے موقعہ پر ہندوؤں کو تبلیغ کی - رات کو یام خیل میں اور اگلے دن صوابی میں تبلیغ کی -

آسنور (کشمیر)

سید محمد لیسین صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں جماعت آسنور نے ۷ اپریل کو یوم تبلیغ منایا۔ رقبہ تبلیغ علاقہ کے چھ حصے کر کے ہر ایک حصہ میں ایک ایک وفد بھیجا۔ تمام وفود دن بھر تبلیغ میں مصروف رہے۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

کولمبو (سیلون)

مکرم ایم کے میرا) شاہ صاحب لکھتے ہیں یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایک ہزار ٹریکٹ خاص طور پر چھپوایا گیا۔ ۷ اپریل کو ۸½ بجے تمام احمدی انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے دعا کے بعد جماعت کے دو دو تین تین آدمیوں کے وفود تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے اور تمام دن پیغام حق پہنچانے میں صرف کیا اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک غیر مسلم نے ہمارا ایک ٹریکٹ جس کی قیمت ایک آنہ تھی اس کی اہمیت کے مدنظر ایک روپیہ میں خریدا۔ غرض یہ دن بڑی کامیابی اور عمدگی سے تبلیغ کرنے میں صرف ہوا۔

کمال ڈیرہ (سندھ)

حکیم محمد سہیل صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں ۷ اپریل کو یوم تبلیغ مناتے ہوئے غیر مسلموں میں تبلیغ کی۔ اور ان کے سوالات کے جواب دئیے اور لٹریچر تقسیم کیا۔

درخواست دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ صحابہ کرام نیز تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار امسال بی۔اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اس میں اعلیٰ کامیابی کے لئے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھ مجھے ممنون فرماویں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل بقاپوری عفی عنہ کلو رنگ ڈائر ڈائریکٹو ریٹ نئی دہلی ۹ اپریل ۱۹۴۶ء

"ہم ہر ممکن اقدام کریں گے"

مسٹر جناح

"میں وائسرائے کے اِس بیان کی پُرزور تائید کرتا ہوں کہ ایسی مشترکہ نازک صورتِ حال کے موقع پر کسی کی جانب سے اس کو سیاسی سودے بازی کا ذریعہ بنایا جائے۔ غذا کو جماعتی اختلافات اور جھگڑوں سے بلند تر ہونا چاہیئے۔ ہمکو مدد کرنا ہی چاہیئے۔ اس انتہائی شدید صورتِ حال کے مقابلے کیلئے تعاون کی خاطر ہم ہر ممکن اقدام کریں گے۔"

۱۰ر فروری کا بیان

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ خرید نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دیدینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یہ یاد رکھیئے کہ اب قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اِس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں بھی ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ بنگال کے ہونے والے مسلم لیگی وزیر اعظم مسٹر حسن شہید سہروردی نے اپنے مجوزہ کابینہ کے لئے آٹھ نام گورنر بنگال کو پیش کر دیئے ہیں۔ گورنر نے یہ نام منظور کر لئے ہیں۔ ان میں سات مسلم لیگی اور ایک اچھوت ممبر ہے۔ مسٹر سہروردی نے آج وہ خط و کتابت شائع کر دی ہے۔ جو لیگ کانگرس کولیشن وزارت قائم کرنے کے سلسلہ میں ان میں اور کانگرس پارٹی کے لیڈر کے درمیان ہوئی تھی۔ اس میں کانگرس پارٹی کو پانچ ہندو وزراء کے علاوہ اچھوت ممبر بھی نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔

مدراس ۲۲ اپریل۔ مدراس کی کانگرس اسمبلی پارٹی کا اجلاس گذشتہ تین روز سے اپنے لیڈر کے انتخاب کے سلسلہ میں ملتوی ہوتا چلا آرہا ہے۔ مولانا آزاد نے درخواست کی تھی کہ کانگرس پارٹی مسٹر راجگوپال اچاریہ کو اپنا لیڈر منتخب کرے۔ لیکن کانگرس پارٹی نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا۔ بعد ازاں مولانا آزاد نے یہ سفارش بھیجی کہ اسمبلی پارٹی لیڈر کے لئے انہیں ایک سے زیادہ نام بھیج دے۔ لیکن کانگرس پارٹی کے ارکان نے یہ رائے پیش کی کہ صدر کانگرس آئینی طور پر یہ رائے پیش کرنے کے مجاز نہیں۔ اور کانگرس پارٹی کو آئینی اعتبار سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ پارٹی لیڈر کے لئے صرف ایک ہی نام کی سفارش کرے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ آج دہلی چھاؤنی سے آزاد ہند فوج کے کرنل حبیب الرحمن، مسٹر بلونت سنگھ، مسٹر لشن سنگھ اور کرنل ڈھل سنگھ وغیرہ کو رہا کر دیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ مسلم لیگ کے تنظیمی امور اور اہم سیاسی معاملات پر غور و خوض کرنے کے لئے صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس کل ۵ بجے بعد دوپہر ممدوٹ ولا میں منعقد ہو رہا ہے جس میں لاہور سٹی کارپوریشن کے جھگڑے کو زیر بحث لایا جائے گا۔

کراچی ۲۲ اپریل۔ امریکہ انجمن امداد قحط کے چیئرمین مسٹر ہربرٹ ہوور مصر سے کراچی پہنچے۔ کل آپ دہلی پہنچ کر حکومت ہند کے حکام سے تبادلہ خیالات کر کے ہندوستان کی صحیح غذائی حالت کا اندازہ لگائیں گے۔

مدراس ۲۲ اپریل۔ مدراس کی کانگرس اسمبلی پارٹی نے پانچ دن کے مذاکرات اور بحث و تمحیص کے بعد خفیہ بیلٹ سے مسٹر ٹی پرکاشم کو پارٹی لیڈر منتخب کر لیا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ ماسکو ریڈیو نے ترکی کے خلاف نئی قسم کی مہم شروع کر دی ہے اور دوسری جنگ عظیم میں ترکی نے جو رویہ اختیار کیا تھا اس پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ ترکی نے اشیاء کی برآمد کا نوے فیصدی حصہ نازیوں کو مہیا کیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ انجمن حمایت اسلام کا چھپنواں سالانہ اجلاس کل رات ساڑھے گیارہ بجے بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اس سالانہ اجلاس کے موقعہ پر کل ۸۵ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ ۷۵ ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار روپے کے وعدے ہوئے۔

طہران ۲۲ اپریل۔ ایرانی کابینہ نے آج کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ آذربائیجان کی آبادی کو اپنے تصورات نافذ العمل کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ اور جہاں تک ایران کا دستور اساسی اور ایران کے قوانین اجازت دیتے ہوں انہیں اس معاملے میں کھلا چھوڑ دیا جائے۔

یروشلم ۲۱ اپریل۔ حکومت فلسطین کے چیف سیکرٹری اور فنانشل سیکرٹری نے فلسطین کے سرکاری ملازموں کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی۔ اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ ہم برطانوی وزیر مستعمرات کو اپنی یہ سفارش بھیجنے پر آمادہ ہوں۔ کہ بیس لاکھ پونڈ کے صرف سے چند تجاویز کو جامہ عمل پہنایا جائے۔ تاکہ پچاس ہزار سرکاری ملازموں کی ہڑتال ختم ہو جائے۔

ٹوکیو ۲۲ اپریل۔ جاپانی کابینہ نے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس اجلاس کے ختم ہوتے ہی بیرن شیدیہارا شاہی محل میں پہنچے۔ اور وزراء کا استعفیٰ ملکہ معظم کے حوالے کر دیا۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ حکومت ہند کو معلوم ہوا ہے کہ پرتگالی مشرقی افریقہ میں باجرے کی اچھی خاصی مقدار فالتو پڑی ہے اگر ہندوستانی تاجر اسے منگوانا چاہیں۔ تو حکومت ہند انہیں درآمد کا ضروری لائسنس عطا کرنے پر آمادہ ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے۔ اب ہندوستان اور لنکا سے برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ کو ہر روز ہندوستانی وقت کے مطابق ایک بجے سہ پہر سے رات کے پونے دس بجے تک سمندر پار کے ریڈیو ٹیلیفون سروس کے ذریعہ گفتگو کی جا سکتی ہے۔

میلان ۲۲ اپریل۔ میلان کے قریب ایک قید خانہ کے ۲½ ہزار قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ اور گارڈوں کو یرغمال کے طور پر گرفتار کر لیا۔ قیدی ہلکی مشین گنوں اور دستی بموں سے کام لے رہے ہیں۔ پولیس اور فوج نے قید خانہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اس وقت تک بیس اشخاص مجروح ہو چکے ہیں۔

بٹاویہ ۲۲ اپریل۔ انڈونیشیا کے متعدد جزائر سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اتحادی افواج اور انڈونیشن انتہا پسندوں کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز سے تعلق رکھنے والے غیر سرکاری اشخاص کا تخمینہ ہے کہ زمانہ امن میں ہندوستان کی فوج ۲½ لاکھ ہو گی۔ اور اس کو بیس سال میں کلیتہً ہندوستانی بنایا جا سکے گا۔ افسروں کی تعداد ۹ ہزار ہوگی۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ دیہات سے آمدہ اطلاعات اس امر پر متفق ہیں۔ کہ گندم اور چنوں کی نئی فصل بہت اچھی ہے۔

بنگلور ۲۲ اپریل۔ ہندوستان ایئر کرافٹ کمپنی نے تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے نئی گاڑیوں کا نمونہ تیار کر لیا ہے۔ یہ نمونہ بہت جاذب نظر اور آرام دہ ہے ایک یا دو روز میں اسے آزمائش کے لئے دہلی بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ مقامی ڈپلومیٹک حلقوں سے ایک بہت ہی سنسنی خیز خبر ملی ہے کہ پیرس میں اگلے ہفتہ چاروں بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی جو اہم کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں برطانیہ نے روس کے خلاف زبردست مزاحمت کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ برطانیہ روس کو کسی قیمت پر بھی بحیرہ روم میں پاؤں پھیلانے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے۔ اور اس بات میں اب کوئی شبہ نہیں رہا ہے کہ ایران میں یقینی طور پر روس کی حمایتی حکومت قائم ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ باخبر سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ کیبنٹ مشن سری نگر سے واپسی پر پارٹی لیڈروں سے ایک بار پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کرے گا۔ اور کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو ہندوستان کے پولیٹیکل مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنا ایوارڈ سنا دے گا۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے سیکرٹری مسٹر دیت مین نے یہ اعتراف کیا ہے کہ نان گزیٹڈ ملازموں میں مہنگائی الاؤنسوں کا سکیل بہت کم ہے۔

پیرس ۲۲ اپریل۔ شمالی ہند چینی میں گولی چلنے کے حادثہ سے ۱۲ فرانسیسی سپاہی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ مجروحین میں سے بعض کی حالت نازک ہے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ چینی اور فرانسیسی لاریوں کے تصادم کے نتیجہ کے طور پر چینی فوجوں نے فرانسیسی سپاہیوں پر گولی چلا دی۔

لکھنؤ ۲۲ اپریل۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے یہ انکشاف کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۶ء سے لے کر ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک ۶۹۲ اشخاص پر پلیگ کا حملہ ہوا۔ اور ۵۷۹ مر گئے۔ اس عرصہ کے دوران میں یو۔پی میں ہیضے سے ۲۰۹ اموات ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج ماسکو ریڈیو سے انکشاف کیا گیا کہ سیکیورٹی کونسل میں سپین کے مسئلہ کو پھر کھٹائی میں ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ ممکن ہے کہ پرووسٹ کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ سونا ۹۴/۱ روپے۔ چاندی ۱۶۲/ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے

امرت سر ۲۲ اپریل۔ سونا ۹۴/۱۴- چاندی ۱۶۳/۰ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے